شرکت کی۔ اس کانفرنس کا مقصد پورے ایشیا میں موجود مختلف کلیساؤں کے مابین مضبوط بنیادوں پر افہام و تفہیم کی فضا قائم کرنا اور روابط کو مضبوط کرنا تھا، تاکہ مسیح یسوع کو ایشیائی رنگ میں پیش کیا جا سکے، نیز دوسرے مذاہب کے ساتھ ڈائیلاگ کو فروغ دیا جا سکے۔ سری لنکا کے بشپ کیتھ فرنانڈو نے ایشیا میں بسنے والے تمام لوگوں کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھنے اور ان کی مقامی قدروں کو سراہنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ "ہمیں اس دھرتی پر قدم رکھنے سے پہلے اپنے پاؤں سے جوتے اتارنے ہوں گے، کیونکہ یہ دھرتی پاک اور پوتر ہے۔"

پاکستان کے آرچ بشپ ارمانڈو ٹرینڈاڈ نے کہا کہ ہمارے لیے مسیح خداوند مکاشفہ کی معراج اور ہمارا نجات دہندہ ہے۔ بین الکلیسیائی اور بین المذاہب مکالمہ ہمارے مشن کا اٹوٹ انگ ہے۔ مکالمہ کا مطلب دوسرے مذاہب کے انسانوں کے عقائد اور اقدار کو جاننا اور انہیں اپنے عقائد اور اقدار سے آگاہ کرنا ہے۔ ڈائیلاگ کا مقصد ایک دوسرے سے سیکھنا اور ایک دوسرے کو سکھانا ہے۔

مسیحی - مسلم رابطہ کمیشن کے جنرل سیکرٹری ریورنڈ فادر جیمز چانن نے کہا کہ ہم ایشیا میں دوسرے مذاہب اور کلیساؤں کے ساتھ مکالمہ کے بغیر اپنی زندگی گزارنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ ہمیں نہ صرف مقامی، بلکہ قومی سطح پر اس مکالمہ کو عام کرنے کے راستے تلاش کرنا ہوں گے۔ خداوند کی بادشاہی صرف کلیسیاء تک محدود نہیں، بلکہ اس کا دائرہ کار تمام بنی نوع انسان تک پھیلا ہوا ہے۔ ہمیں نہ صرف مسیحی ترقی، بلکہ انسانی ترقی کی بات کرنا ہو گی اور یہی ہمارا مشن ہے۔

ایشیا میں مسیحی کلیساؤں میں اتحاد کی یہ دوسری کانفرنس "فیڈریشن آف ایشین بشپس کانفرنس" (کیتھولک) اور "کرسچن کانفرنس آف ایشیا" (پروٹسٹنٹ) کے باہمی تعاون سے منعقد کی گئی۔ اس کے روح رواں فادر تامس مشل ایس جے اور مس کلنتھیا فنگر تھیں۔ پاکستانی کلیسیاء کی نمائندگی آرچ بشپ ارمانڈو ٹرینڈاڈ اور ریورنڈ فادر جیمز چانن نے کی۔ (رپورٹ پرکاش ایوجنا، ماہنامہ "ہم سخن" - لاہور، فروری - مارچ ۱۹۹۸ء)

پاکستان: کالاش برادری میں مسیحیت کی ترویج

ذرائع ابلاغ یہ خبر نشر کر چکے ہیں کہ "چترال میں درجنوں کالاشی خاندان عیسائی ہو گئے ہیں، اور کئی دوسرے خاندان عنقریب عیسائی ہو جائیں گے۔ باخبر ذرائع کے مطابق کیتھولک مسیحی گروپ کی طرف سے پوری وادی کالاش کو عیسائی بنانے کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ گروپ نے ایک

منصوبہ بنایا ہے جس کے تحت کالاش کی تین میں سے ایک وادی میں چرچ تعمیر کیا جائے گا۔ گروپ نے ان علاقوں میں جہاں کئی کالاش خاندان عیسائی ہو گئے ہیں، لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ ان علاقوں کی ترقی کے لیے کئی منصوبوں پر کام کیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق اس علاقے میں اقلیتی ارکان پارلیمنٹ بھی عیسائیت کا پرچار کرنے میں مصروف ہیں۔ صوبہ سرحد کی سٹینڈنگ کمیٹی برائے اقلیتی امور کو ۱۳ مئی ۱۹۹۸ء کو وادی کالاش میں ایک اجلاس منعقد کرنا تھا تاکہ سرکاری فنڈز سے وادی کالاش میں اقلیتوں کی فلاح وبہبود کے لیے شروع کیے گئے منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ لیا جا سکے۔ یہ اطلاعات بھی ہیں کہ کالاش کی بمبروت، رامبور اور بارڑ وادیوں میں غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندوں اور اسلام آباد سے غیر ملکی سفارت کاروں کی ایک بڑی تعداد پہنچنا شروع ہو گئی ہے۔"

وطن عزیز کی اقلیتی برادریوں میں سے نسبتاً ایک مختصر برادری "کالاش" لوگوں کی ہے جو صوبہ سرحد کے ضلع چترال کی تین وادیوں - رامبور، بمبروت اور بارڑ میں آباد ہیں۔ کالاش لوگوں کے بیان کے مطابق ماضی میں پورے جنوبی چترال میں ان کی آبادی تھی، تاہم اب وہ مذکورہ تین وادیوں تک محدود ہیں اور آبادی کم وبیش اڑھائی ہزار ہے۔ شہری آبادیوں سے دور، پہاڑوں میں گھری ہوئی وادیوں میں رہنے کے باعث یہ لوگ ماضی کی اپنی روایات اور رسمیں محفوظ رکھنے میں کامیاب رہے ہیں۔ یہ لوگ چترال کے نواح میں "افغانستان" کے سرحدی علاقے میں بھی آباد تھے، اور مسلمان آبادی سے مختلف مذہب کے تحت "کافر" کے نام سے موسوم تھے۔ "افغانستان" میں ان کا علاقہ اسی حوالے سے "کافرستان" کہلاتا تھا، تاہم انیسویں صدی کے آخر میں جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو امیر عبدالرحمن نے "کافرستان" کو "نورستان" کا نام دے دیا۔ افغانستان میں اپنے بھائی بندوں کے حلقہ اسلام میں داخل ہونے کے باوجود چترال کے "کالاش کافر" بدستور اپنی روایات پر عامل ہیں۔

حکومت پاکستان نے کالاش قبائل کی شناخت اور ان کی تہذیبی اقدار کے تعارف کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ پشاور میوزیم میں مختلف قبائل کی تہذیب وتمدن کے اظہار کے لیے ایک گیلری مخصوص ہے جس میں کالاش قبائل کے آثار نسبتاً زیادہ نمایاں ہیں۔ کالاش قبائل پر فلمیں تیار کی گئی ہیں، پاکستان کے محکمہ سیاحت کا شاید ہی کوئی کتابچہ ہو گا جس میں کالاش تہذیب اور لوگوں کا ذکر نہ ہو۔ سیر وسیاحت کو فروغ دینے کے حوالے سے کالاش ناچ گانے کو خاصا نمایاں کیا گیا ہے۔ چنانچہ بیرون ملک سے لوگ جہاں کالاش علاقے میں سیر وسیاحت کے لیے آتے ہیں، وہیں کالاش عقائد، رسم ورواج اور رہن سہن پر تحقیق کرنے والوں کی بھی کمی نہیں۔ بالخصوص ماہرین "علم الانسان" کی دلچسپی کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ آئے دن ان کے بارے میں کوئی نہ کوئی

مضمون مغربی دنیا کے علمی جرائد میں شائع ہوتا رہتا ہے۔ ایک مستشرق شیولر جونز (Schuyler Jones) نے نورستان (افغانستان) اور چترال کی کالاش برادری کے بارے میں ۱۹۶۶ء میں ایک توضیحی کتابیات مرتب کی تو اس میں کم و بیش تین سو کتب و مقالات کی نشاندہی کی۔ بعد ازاں کتابیات کا دوسرا حصہ بھی شائع ہوا۔

پاکستان: کیتھولک چرچ-اعداد و شمار

[حالیہ مردم شماری کے نتائج ابھی سامنے نہیں آئے، تاہم مسیحی برادری سے تعلق رکھنے والے مختلف طبقے اپنے بارے میں اعداد و شمار پیش کرتے رہتے ہیں۔ ۱۹ اپریل ۱۹۹۸ء کے "دی کرسچین وائس" میں کیتھولک چرچ کے بارے میں حسبِ ذیل تقابلی جدول شائع ہوا ہے۔ مدیر]

	۱۹۷۳ء	۱۹۹۸ء	اضافہ
پیرش (حلقے)	۷۶	۱۰۷	۴۰ء۸ فیصد
ڈایوسیس پادری	۶۷	۱۳۷	۱۰۵ء۵ فیصد
مذہبی پادری	۱۶۲	۱۲۹	-۲۰ فیصد
برادران	۷۱	۳۲	-۵۵ فیصد
خواہران	۵۸۵	۷۲۳	۲۳ء۶ فیصد
کیتھولک آبادی	۳۴۴۲۰۰	۱۰۱۷۰۰۰	۱۹۵ء۶ فیصد
کل آبادی	۴۵۰۰۰۰۰۰	۱۳۰۰۰۰۰۰۰	۱۸۳ء۸ فیصد

قانون توہین رسالت پر امریکی کانگرس کمیٹی رپورٹ -- ممکنہ ترمیمات

[مسیحی جریدے "ہم سخن" (لاہور) نے "قانون توہینِ رسالت" کے خلاف امریکی کانگرس کمیٹی کی رپورٹ میں اٹھائے گئے اعتراضات پر عمانوئیل ظفر کا مندرجہ ذیل نقطہ نظر بطور "اداریہ" شائع کیا ہے۔ "ہم سخن" کا یہ "اداریہ" کتابت کی اغلاط درست کرتے ہوئے ذیل میں معاصر مذکور کے شکریے کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے۔